السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی عیسائی کے قرآن مجید کے معانی کے ترجمہ کو ہاتھ لگانا کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

اس مسئلے کی بابت اہل علم میں اختلاف ہے جب کہ اہل علم کا اس بارے میں مشہور قول یہ ہے کہ عیسائیوں یہودیوں اور دیگر تمام کافروں کے لیے قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو منع فرمایا کہ وہ دشمن کے علاقہ میں سفر کرتے ہوئے قرآن مجید کو ساتھ لے کر جائے۔

(صحيح البخاري الجهاد باب كراهية السفر بالمصاحف الى ارض العدو حديث :2990۔ وصحيح مسلم الامارة حديث :1869۔)

آپ نے یہ اس لیے فرمایا تاکہ ان مے ہاتھ قرآن مجید کو نہ لگیں 'تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے ہاتھ قرآن مجید کو نہیں لگنے چاہئیں البتہ ان کانوں تک قرآن مجید کی تلاوت ضرور پہنچنی چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن أَحَدٌ مِنَ المُشرِكينَ استَجارَكَ فَأَجِرهُ حَتّىٰ يَسمَعَ كَلـٰمَ اللَّهِ ثُمَّ أَبلِغهُ مَأمَنَهُ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قَومٌ لا يَعلَمونَ ٦ ... سورة التوبة

''اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔''

یعنی ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تاکہ وہ قرآن مجید سن سکیں۔ لیکن ان کو قرآن مجید دیا نہ جائے۔ بعض اہل علم اس کے جواز کے بھی قائل ہیں خصوصا جب کہ کافر کے مشرف بہ اسلام ہونے کی امید ہو۔ ان دلیل یہ ہے ہ نبی ﷺ نے ہرقل عظیم روم کی طرف اپنے مکتوب گرامی میں یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی لکھا تھا:

قُل يـٰأَهلَ الكِتـٰبِ تَعالَوا إِلىٰ كَلِمَةٍ سَواءٍ بَينَنا وَبَينَكُم أَلّا نَعبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلا نُشرِكَ بِهِ شَيـًٔا وَلا يَتَّخِذَ بَعضُنا بَعضًا أَربابًا مِن دونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوا فَقولُوا اشهَدوا بِأَنّا مُسلِمونَ ٦٤ ... سورة آل عمران

''آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔''

اہل اعلم کا استدلال یہ ہے کہ یہ عظیم آیت کتاب اللہ کی ہے اور نبی ﷺ نے اسے ہرقل کے نام اپنے مکتوب گرامی میں لکھا تھا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ حجت نہیں پورا قرآن مجید پکڑا دینا نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے البتہ اگر قرآن مجید کے معانی کا ترجمہ کتابی صورت میں ہو تو کافر کے ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے یا جو شخص حالت طہارت میں نہ ہو اس کے ہاتھ لگانے میں بھی کو حرج نہیں ہے کیونکہ ترجمہ کے لیے وہ حکم نہیں ہے جو قرآن مجید کے لیے ہے کیونکہ ترجمہ تو قرآن مجید کے معانی کی تفسیر ہے اور حکم قرآن اس کے صرف عربی زبان میں لکھے ہوئے متن کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ یہ قرآن کی تفسیر نہیں بلکہ خود قرآن ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ترجمہ بھی ہو تو اس کا حکم تفسیر کے لیے حکم یہ ہے کہ بے وضو مسلم اور کافر کے لیے اسے ہاتھ لگانا جائز ہے کیونکہ اس صورت مین یہ کتاب قرآن مجید نہیں بلکہ کتب تفسیر میں سے شکار ہوتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص51

محدث فتویٰ